دورِ حاضر میں

عربی زبان

کی ضرورت و اہمیت

تحریر

مرزا امجاہد احمد

ترتیب

سلطان منیر رضوی
(I.T Specialist)

رائز ورلڈ پھول نگر (قصور) پاکستان 0333-4241654
042 37756455-56 riseworldpakistan@gmail.com

نعیم نصیر پرنٹنگ پریس بھائی پھیرو پھول نگر
049-4512222-0333-4531260-4255302-0301+0333-4247002

اشاعت اول: اکتوبر 2011ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دور حاضر میں عربی زبان کی ضرورت و اہمیت

ابتدائیہ

محترم قارئین! عربی زبان ۔۔۔اللہ تعالیٰ کی منتخب کردہ زبان ہے۔اس زبان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے پسند فرمایا اور اسی میں اپنا بے مثل و بے مثال کلام قرآن مجید انسانیت کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا۔

عربی زبان کا تعلم اور فہم جہاں ہمارے لئے ایک مسلمان کے طور پر اہمیت کا حامل ہے وہاں یہ دور حاضر میں ہماری اقتصادی و معاشی ترقی (Econimical Advancement) اور باہمی اتحاد و اتفاق (Unity) کا راز بھی ہے۔

ذیل میں چند حقائق نذر قارئین کیے جا رہے ہیں جن سے عربی زبان کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید کی زبان

قرآن مجید عربی زبان میں نازل کیا گیا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (1)

ترجمہ: بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو۔

غور طلب امر یہ ہے کہ جب ہمیں کسی دوست کا ایسا پیغام (Message) موصول ہوتا ہے جو ہماری فہم سے بالاتر ہو تو ہم اسے سمجھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں جبکہ قرآن مجید ہمارے نام خالق کائنات کا پیغام ہے اسے سمجھنے کیلئے اپنی توانائیاں صرف نہیں

کرتے (اِلاماشاء اللّٰہ) ایسا کیوں؟

محترم قارئین! اگر ہم قرآن مجید کا فہم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عربی زبان کے درس وتدریس کی طرف توجہ مبذول کرنا ضروری ہے۔

حدیث شریف کی زبان

حدیث شریف کی فضیلت واہمیت کسی ذی شعور سے مخفی نہیں۔ یہ قرآن مجید کی تفسیر وتشریح کا دوسرا ماخذ (Source) ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے خود اپنی سنت، اس سے تَمَسُّک (Hold) اور مضبوط تعلق استوار کرنے کی تعلیم وتلقین ارشاد فرمائی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ"

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک انہیں تھامے رکھو گے۔ وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت ہے۔

حدیث شریف سے تمسک اور پختہ تعلق قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عربی زبان کا فہم حاصل کیا جائے۔

ہماری مادری زبان

ہر شخص کی مادری زبان وہ ہے جو اس کی ماں بولتی ہے۔ اس اصول کے پیش نظر ایک مسلمان کی زبان دوسرے مسلمان سے مختلف ہوسکتی ہے۔

اس سلسلے میں ایک اصول قرآن مجید میں بھی بیان کیا گیا ہے جس کے مطابق تمام اہل ایمان کی مادری زبان ''عربی'' ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ۔(2)

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو اہل ایمان کی مائیں قرار دیا ہے اور ان کی زبان عربی تھی۔

أم الألسنة

عربی زبان کو أم الألسنة ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ عبدالرحمٰن طاہر سورتی اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

''عربی زبان کے أم الألسنة (Mother of Languages) ہونے میں شک نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ثبوت تو خود عربی زبان کے آغاز وارتقاء کا مسئلہ ہے جو آج تک راز بنا ہوا ہے اور موجودہ علمی تحقیقات اس کا صحیح جواب دینے میں ناکام رہی ہیں۔ پھر قرآن مجید میں ''أم القریٰ'' (3) کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں انسانی اجتماعیت کا آغاز مکہ سے ہوا۔ اس خیال کو خانہ کعبہ کیلئے ﴿اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ﴾ (4) سے تقویت پہنچتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں انسان نے سب سے پہلے اجتماعیت پیدا کی اور خدا کی عبادت شروع کی وہیں سب سے پہلے انسانوں نے زبان بھی بنائی ہوگی۔ لہٰذا ''أم القریٰ'' کی زبان ''أم الألسنة'' ہی ہوگی۔ (5)

اس کے علاوہ افتخار احمد اعظمی کے مقالہ ''حرف آغاز'' (جو احمد حسن زیات کی کتاب تاریخ الأدب العربي کے مترجم عبدالرحمٰن طاہر سورتی نے اپنے ترجمہ کے آغاز میں منسلک کیا ہے) سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ عربی زبان ہی ابتدائی اور فطری آوازوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے أم الألسنة کہلانے کی مستحق ہے۔

علوم اسلامیہ کی زبان

اسلامی علوم وفنون پر مشتمل بے شمار کتب عربی زبان میں رقم کی گئی ہیں۔ تفسیر،

اصول تفسیر، حدیث ،اصول حدیث ،فقہ، اصول فقہ، منطق، علم کلام ، تصوف ، صرف ،نحو، بیان، معانی، بدیع اور تجوید وغیرہ پر مشتمل لاتعداد کتابیں اس زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔ مذکورہ اسلامی علوم وفنون سے استفادہ کیلئے عربی زبان کی اہمیت مسلمہ امر ہے۔

عالم عرب کی زبان

عربی زبان دنیا کے 20 سے زائد ممالک کی سرکاری زبان ہے۔ان ممالک میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین، قطر، کویت، یمن، عراق، اردن، لبنان، مصر، سوڈان، لیبیا، تیونس، جزائر، مراکش، صومالیہ، شام، موریطانیہ وغیرہ شامل ہیں۔

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ نے اہل عرب سے محبت واخوت کا درس دیا ہے؛ لہٰذا اہل عرب سے تعلقات میں بہتری اور پختگی کیلئے ان کی زبان سیکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اقوام متحدہ کی سرکاری زبان

1980ء میں اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی اداروں نے عربی زبان کو اپنی سرکاری زبان (Official Language) کے طور پر مقرر کیا۔ جہاں اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی اداروں کی سرکاری زبانوں میں انگریزی، چینی، روسی، فرانسیسی اور ہسپانوی شامل ہیں وہاں عربی زبان بھی شامل ہے۔اس بات سے عربی زبان کی عالمی سطح پر اہمیت (Global Importance) کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عالم اسلام میں اتحاد کا ذریعہ

عالم اسلام کے اتفاق واتحاد کیلئے عربی زبان اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ دور حاضر میں امت مسلمہ مختلف علاقائی اور قومی زبانیں بول رہی ہے اور وہ اپنی قومی یا علاقائی زبان کسی دوسری زبان کیلئے چھوڑنے کو تیار نہیں۔ عربی زبان وہ واحد زبان ہے جس کی فضیلت و اہمیت اور برتری اس کے نزدیک متفقہ اور مسلمہ ہے چنانچہ جمیع امت مسلمہ اس زبان کو اختیار

کر کے اتفاق و اتحاد کی شاندار مثال قائم کر سکتی ہے۔

تعلیمات اسلامیہ پر عمل کا ذریعہ

تعلیمات اسلامیہ پر عمل پیرا ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عربی زبان سے مضبوط رشتہ قائم کیا جائے۔مثال کے طور پر اگر ہم نماز ادا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں عربی میں دعائیں اور آیات و تسبیحات پڑھنا ہوں گی۔اردو یا کسی اور زبان کے ذریعہ ہم یہ فریضہ ادا نہیں کر سکتے۔اس کے علاوہ روزمرہ کے معمولات (Daily Activities) کے لئے جو ادعیہ ماثورہ (Narrated Words) اور مسنون دعائیں ہیں وہ بھی عربی میں ہیں۔مثلاً: سونے اور بیدار ہونے کی دعا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا، نیا لباس پہننے کی دعا، نیا چاند دیکھنے کی دعا اور دودھ پینے کی دعا۔

علوم قدیمہ وجدیدہ تک رسائی کا ذریعہ

دنیا کی تمام زبانوں میں سے عربی زبان ایک واحد زبان ہے جو بیک وقت قدیم و جدید علوم وفنون کے سرمایا کی جامع ہے۔فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، فلکیات، ارضیات، اقتصادیات، سیاسیات اور طب وجراحت پر مشتمل اس زبان میں انتہائی اہمیت کا حامل ذخیرہ موجود ہے۔

معزز قارئین! اگر کوئی شخص دنیا کی مختلف زبانوں کے علوم وفنون، آداب وادیان اور حکمت وفلسفہ تک رسائی کا خواہاں اور متمنی ہے تو اس کی یہ خواہش اور تمنا صرف عربی زبان ہی پوری کر سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ یورپ کے محققین (European Research Scholars) تکمیل تحقیق کیلئے اس زبان کا سہارا لیتے ہیں۔

معاشی ترقی کا ذریعہ

ہماری معاشی ترقی میں بھی عربی زبان اہم کردار ادا کر سکتی ہے؛ کیونکہ عرب

ممالک معدنی پیداوار اور تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔عربی زبان کے تعلم کے ذریعے عرب ممالک سے تعلقات بہتر بنا کر ان کی برآمدات (Import) سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اختتامیہ

عربی زبان وادب سے منسلک تمام اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس کے فروغ اور اشاعت کیلئے اپنے سکولز، کالجز اور اکیڈمیز میں خصوصی دروس (Lectures) کا اہتمام کروائیں اور طلباء وطالبات کو اس کی فضیلت وافضلیت سے روشناس کروائیں۔

طلباء وطالبات سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایف۔اے اور بی۔اے میں دیگر اختیاری مضامین کے ساتھ عربی کو بھی بطور مضمون منتخب کریں۔ان شاء اللّٰہ قرآن وسنت کی تفہیم میں بھی مدد ملے گی اور دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عربی زبان وادب کی درس وتدریس میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین

حوالہ جات

1۔ سورۃ یوسف 12، آیت 2

2۔ سورۃ الأحزاب 33، آیت 6

3۔ سورۃ الشوریٰ 42، آیت 7

4۔ سورۃ آل عمران 3، آیت 96

5۔ تاریخ الأدب العربي، أحمد حسن زیات، اردو ترجمہ: عبدالرحمٰن طاہر سورتی، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز) ص:26۔

جلد منظر عام پر آنیوالی نئی کاوشیں

کیا نعت عبادت ہے؟	مرزا مجاہد احمد
ادب واحترام۔۔۔مثالی سماج کی پہلی اکائی	مرزا مجاہد احمد
عالمی معیاری وقت (Standard Time) کونسا ہونا چاہیے	سلطان منیر رضوی
امام احمد رضا خان۔۔ایک عظیم سائنسدان	سلطان منیر رضوی
انٹرنیٹ سرچنگ ہیلپ	سلطان منیر رضوی